الفاظ ~~چننے~~ کا انتخاب

زندگی اور موت کا معاملہ

(1) پادری ولیم بھٹیں

مجھے ہائی اسکول سے نکلے چند سال گزرے ہیں اور میرا یہی خیال کہ کھیل کے میدان میں اکثر بھی یہ بولی بولی جاتی ہے "لکڑ اور پتھر میری ہڈی پسلی کو توڑ سکتے ہیں لیکن لفظ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے" اگر یہ بات درست ہے تو یہ جھوٹ ہے۔

بائبل زیادہ صحیح ہے۔ (امثال 18/21) "موت اور زندگی زبان کے قابو میں ہیں" یوجین پیٹرسن اسکی یوں تفسیر کرتا ہے۔ "الفاظ ہی مار ڈالتے ہیں۔ الفاظ ہی زندگی بخشتے ہیں۔ الفاظ زہر بھی ہیں اور پھل۔ آپ جس کو چاہیں چن لیں"۔

صحیح لفظ کا چناؤ ہمیں زندگی دے سکتا ہے یا پھر موت ہماری شادی، خاندان، دوستی اور کلیساؤں کو موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے۔ ہماری ازدواجی زندگی کی ناکامی کا ایک سبب یہ ہے کہ میاں بیوی میں صحیح گفتگو نہیں ہوتی۔ تنہائی میں زندگی گزارنے والی بیوی کہتی ہے کہ "میرا خاوند مجھ سے کلام نہیں کرتا"۔ مصیبت کا ستایا ہوا خاوند کہتا ہے "کاش میری بیوی مجھے کلام کرنے کا موقع دے" ایک دکھی بچہ کہتا ہے۔ "میں جن باتوں کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں وہ دوسروں کو بتا دیتے ہیں تو میں ٹوٹ پھوٹ پریشان ہو جاتا ہوں۔" بچے جب گستاخانہ رویہ اختیار کرتے ہیں تو والدین رنجیدہ ہو جاتے ہیں۔ ایک ہی الزام حالات کی خلاف ورزی بہن بھائی میں نفاق پیدا کرنے میں کافی ہے۔ بے موقع سخت الفاظ کہنا تمام کلیسا کے لئے موت لا سکتے ہیں۔

دوسری طرف یہ بات ہے کہ "باموقع باتیں روپہلی ٹوکریوں میں سونے کے سیب ہیں" (امثال 25/11)

~~اگر ہم اس کلام کی مشابہت کو [illegible]~~

اگر ہم ہلاکت لانے والے کلام کو پہچان لیں

لاتی ہے تو ہم ان الفاظ سے قریب ہوں گے جو زندگی بخشتے
ہیں، اور خدا کا ارادہ بھی یہی ہے
لفظوں کے بےاحتیاط استعمال کی مندرجہ ذیل فہرست
جامع نہیں لیکن بات کی وہ قسم جس کو ہم سنتے ہیں اس پر
غور کرنے میں ہماری مدد کر سکتی ہے۔ یاد رہے کہ ہمارا
گناہ کا نظریہ فی الحقیقت ہی نہ بخشنے کے زہر سے
تجربہ کی مکمل طور پر شناخت ہے

لیکن جس قسم کی بات ہم سنتے ہیں اس پر دھیان دینے میں ہماری مدد کر سکتی ہے

بری تقریر

جب ہم مخالفت دل میں بٹھاتے ہیں تو
بدگمانیاں گھر کر جاتی ہیں۔ یاد رکھیں کہ تقریر دل سے
نکلتی ہے اور جانفشانی سے خطاب کرتی ہیں
بائبل کی رو سے ناکام ہے) اگر انگلی میں لکڑی کی چھپٹی
چبھ جائے تو اسی دم نکال لینے میں آسانی ہے۔
گہری چھپٹی کو نکالنا تکلیف دہ ہے۔ چند متعدی بیماریاں
موت پیدا کرتی ہیں۔ لیکن سب دردناک ہیں۔
جب چھپٹی کو فوراً نکال لیں تو زخم جلد ٹھیک ہو جائے گا۔
اسی طرح سے بدگمانی دفع کریں ہمیں
ملاپ کرنے کا حکم دیا ہے وہ ہمیں تنبیہ کرتا ہے
کہ اگر ہم ایسا نہ کریں گے تو اسے نقصان اٹھائیں
گے۔ (متی 5/21-26) ناراضگی سے تعلقات ہمیشہ
بگڑ جاتے ہیں

بدگمانی سے بچو۔ مختصر بات کرو۔
اگر کسی نے آپ کو نقصان پہنچایا ہے تو اسے خدا کے
آگے پیش کرو۔ اور داؤد کہتا کہ "میں غریب
اور محتاج ہوں" (زبور 49/29) یہ جانتے ہوئے کہ
اپنی ساری فکر اسی پر ڈال دو کیونکہ اس کو تمہاری فکر ہے۔ (1-پطرس 5/7)

اور دیکھو کہ تمہارا زخم محبت اور معافی سے
چھپ گیا ہے اور جو خطا پوشی کرتا ہے۔ دوستی کا جویاں
ہے۔" امثال (17/9)

بعض اوقات ~~آمادگی اور~~ محبت کی روح سے معاف نہیں کرتا
~~معاف کرنے میں کافی نہیں جو ہمیں دلی دکھ کسی بات نے زندگی~~ اور ہمارا دلی دکھ دور نہیں ہوتا
~~گزارنے سے باز رکھے~~۔ بڑے گناہوں کو اچھی طرح
احسن طریقے سے نپٹانے کی ضرورت ہے اگر سچی صلح کی خواہش ہے اور تو اسے
بائبل کے طریقہ پر حاصل کرنی چاہیے تو منفعا پانے کیلئے اچھی
امید ہو سکتی ہے

بیکار تقریر

ہم خود اپنا نقصان کرتے ہیں جب ہم ~~اپنے نقصانات کے بتانے میں ایک خطرہ~~
~~ہے کہ~~ کبھی کبھی ہم غلط آدمی کو بتاتے ہیں۔ غلط راہ بتانا
اعتماد کھو سکتا ہے۔ بے اعتمادی تعلقات کو توڑ سکتی ہے
"تو اپنے ہمسایہ کے ساتھ اپنے دعوی کا چرچا کر۔ لیکن
کسی دوسرے کا راز فاش نہ کر مبادا جو کوئی اسے سنے
تجھے رسوا کرے۔ اور تیری بدنامی ہوتی رہے" (امثال 25/9-10)
"جو خطا پوشی کرتا ہے۔ دوستی کا جویاں ہے" (امثال 17/9)
بیکار تقریر سے بچنے کیلئے مسیح کے رہنمائے جیسے اصول
مزید غور کرو۔ جو مسیح کی انجیل میں ہیں متی 18/15-20 اول جھگڑے کا دائرہ
~~کم جانتے ہیں~~ جہاں تک ممکن ہو ~~ان کا دائرہ~~ چھوٹا رکھیں۔
دوسروں کو بنیادی حقائق کو جاننے کی غرض سے ~~واضح~~ اسیر غور کرو۔
~~طور پر اس معاملہ میں لائے~~۔ یہ مناسب ہے کہ اوروں
کو اس میں ~~لاؤ~~ شامل کرو بشرطیکہ آپ کے ذہن میں تعمیری
پروگرام ہے (متی 18/16-17)
دوئم قصوروار سے حلم مزاجی سے کلام کر
(گلتیوں 6/1) اس نیت سے کہ تو اسے خدا اور کلیسیا
جیت لے (متی 18/15)

فیصلہ کن تقریر

گناہ میں گرنے سے زندگی کی مایوس حقیقتوں میں سے ایک حقیقت یہ ہے کہ اپنے دلوں کو [ہم اپنے دل کو کھولنے] کھولنے کیلئے راضی نہیں۔ آدم اور حوا کی مانند اپنے کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ گناہ میں گرنے کے باعث ہمارے تعلقات خراب ہو گئے ہیں۔ (کلسیوں ۳: ۸-۱۵) ہم اپنے اول والدین کی طرح اپنے پوشیدہ حصوں کو جو ننگے ہو گئے ہیں۔ چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ (پیدائش ۳: ۷) ہم دکھاتے ہیں کہ سب ٹھیک ہے۔ راستہ میں ٹھوکر کھانے کے ہم بھی چوٹ کھاتے ہیں۔ پہلے شخص کی ملنے پر صبح کا سلام کہتے ہیں۔ یہ پوچھتے ہیں کہ آپ کیسے ہیں؟ ہم بھی جواب دیتے ہیں بالکل ٹھیک ہے۔ اصل بات نہیں بتاتے۔

جب ہمارے الفاظ دل کی حالت [حقیقت حال] لیا تھ اختلاف رکھتے ہیں تو کیا یہ ریاکاری سے کم ہے؟ فیصلہ کن تقریر بت پرستی کی مثال ہے [ہو سکتی]۔ ہم اپنے بارے [ثابت] اچھی ~~باتیں میں اور اپنے کو دوسرے طور پر چھپانے کی کوشش کرتے ہیں~~ رائے رکھ سکتے ہیں لہٰذا اپنے کو دوسروں کے سامنے کھولنے سے انکار کرتے ہیں۔

صاف گوئی کو واضح [پہلے] اعتماد کی ضرورت ہے۔ لیکن اعتماد بڑھانے کیلئے خطرہ بھی مول لینا پڑتا ہے۔ جب اعتماد بڑھتا ہے تعلقات گہرے ہوتے ہیں تو خطرے کا لازم بھی بڑھتا ہے۔

ترشرو تقریر

دل کی بغیر توجہ کی تقریر کے بالمقابل ترشرو [تقریر] ہے۔ بعض اوقات ہمارا دل ابھی درست اور تیار نہیں [ہوتا] تو ہم بولنا شروع کر دیتے ہیں۔ میرے دادا کے زمانہ میں کوئیں سے پانی نکالنا بہت دشوار تھا۔ لیکن آجکل ٹوٹی مروڑ دو تو پانی چھکا چھک نکل آتا ہے۔

دل کے
ہمیں کوشش سے سوچ کر اور موزوں الفاظ نکالنے کی ضرورت ہے
"احمقوں کا منہ حماقت اگلتا ہے"۔ (امثال $\frac{15}{2}$) اور پھر امثال
$\frac{29}{20}$ میں ہے "کیا تو بے تامل بولنے والے کو دیکھتا ہے"
خداوند فرماتا ہے۔ کلسی $\frac{4}{6}$ "تمہارا کلام ہمیشہ ایسا پر فضل اور
نمکین ہو کہ تمہیں ہر شخص کو مناسب جواب دینا آ جائے" دیر تک
مصالحہ لگانے رکھنے سے چیزیں مزیدار بنتی ہیں۔ اسی طرح
خدا پرستی کی بات خدا کے فضل میں خود دوبارہ سننے میں وقت لگتا ہے
ہم سننے سوچنے اور اپنے خیالات پر قابو پانے سے پہلے
بول اٹھتے ہیں۔ جلدی کے الفاظ اکثر دفعہ ترش رو ہوتے ہیں
"بے تامل بولنے والے کی باتیں تلوار کی طرح چھیدتی ہیں"
(امثال $\frac{12}{18}$)
پال ٹرپ کہتا ہے "ہمارے الفاظ کے بہت سارے
مسئلے حل ہو جائیں گے اگر ہم رک کر اپنے آپ سے پوچھیں کہ
موجودہ حالات پر میں خدا کیونکر خدا جواب دیگا۔ اس کی بجائے ہم
خیالات بغیر سوچے لکھ دیتے ہیں"

کامل تقریر

ساری غیر خدا پرست تقریر خطرناک نہیں۔ بعض
اوقات یہ نہایت پُر دلچسپ ہوتی ہے اکثر بے ضرر دکھائی دیتی
ہے اور یہ بور مسئلہ بن جاتا ہے۔ بعض اوقات ہماری
تقریر فضول اور بار بار اسکا اعادہ مردہ بن سکتا ہے
کیا ہم ان باتوں پر سوچتے ہیں جو معنی خیز ہیں؟ کیا
~~ہم محبت، امید، خوف اور خواہشات اپنی باتوں میں شریک کر سکتے ہیں؟~~
~~بغیر سوچے بول اٹھتے ہیں۔ اگر ہم نے غلط بات کہی تو اس کا~~
~~مطلب ہے کہ ہمارے الفاظ کھٹے نہیں~~
کیا ہم ڈر اور امید کی خواہش کو بانٹتے ہیں؟

ہمیں ایک دوسرے سے علم و فضل سیکھنے کی ضرورت
ہے لہٰذا لمبے مطلب کم کیجئے بیان کریں۔ ہمیں ہم وقت کا صحیح
استعمال کریں۔ ہمیں زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں۔ ہم
ہمیں مطلب کی بات کریں۔ بولنے میں جرأت چاہیئے۔
اس میں تردید کا بھی خطرہ ہے۔ درست گفتگو دو طرفہ
راستہ ہے۔ اس کے لئے مستقل مزاجی چاہیئے۔ اگر
گفتگو آگے بڑھتی نظر نہ آئے تو دل برداشتہ نہ ہوں
خدا سے مدد مانگو اور کوشش جاری رکھو۔

انجیلی تقریر

ہماری تقریر کی عادت تصویر کا تاریک پہلو
پیش کر سکتی ہے۔ ایسی خوفناک صورت کے بارے
یعقوب رسول کہتا ہے۔ (یعقوب 3/8) مگر زبان کو کوئی آدمی
قابو میں نہیں کر سکتا۔ زہر قاتل سے بھری ہے" ہمارے [ابدی] الفاظ ہمیشہ ابدی الفاظ
ہی سے آتی ہے کیونکہ ~~آسمان سے اور ان کی معرفت آتی ہے~~۔ الفاظ
کا خالق گنہگار حضرات، سوچ بچار کرنے والوں اور عمل پیرا لوگوں
سے وغیرہ کے الفاظ کہتا ہے۔ مسیح دنیا میں ~~بطور~~ بطور بادشاہ آیا اور
کلام کرنے لگا (یوحنا [illegible]) اس پیغام کے ساتھ یعنی صلح، سچا،
سیدھا، خوشی، محبت اور زندگی بخش کلام لیکر آیا۔
راست ترسیل اس مسیحی کی مانند ہے جو بادشاہ کا کلام سننا
شروع کرتا ہے۔ وہ انجیل میں ہم کو فرماتا ہے "میں زندہ
ہوں۔ میں مر گیا تھا اب زندہ ہوں اور اپنے لوگوں کیلئے
ابد الآباد تک شفاعت کرتا ہوں۔ میں تمہارے گناہوں پر
غالب آیا ہوں۔ میں تمہیں جلالی سلطنت دونگا"
یہ ہیں تمہارے لئے خدا کے الفاظ۔ یہ سنو۔ اسکی محبت
اور سچائی پر دھیان دو۔ اسکی ابدی صداقت پر غور کرو
مسیح میں نئی پیدائش سے قطع نظر کرکے
ہمارے دل سے ~~منہ کے راستہ جھٹک پڑتے ہیں~~ یعنی

عداوتیں، جھگڑا، حسد، غصہ، تفرقے، جدائیاں، اور
بدعتیں ~~(گلتیوں $\frac{5}{20}$)~~ سب سے خطرناک بڑی ہیں (گلتیوں $\frac{5}{20}$)
انجیل کے ذریعہ مسیح ہماری ناکارہ تقریر
سلامتی میں بدل دیتا ہے انجیل ہمیں اختیار دیتی ہے کہ
ہم اپنے بادشاہ کی مانند بولیں کیونکہ یسوع مسیح ہمیں
خدا کے فرزند بناتا ہے جب روح القدس ہمارے
دل میں بستا ہے تو وہ ہمیں توفیق بخشتا ہے کہ ہم محبت
خوشی، اطمینان، تحمل، مہربانی، ایمانداری، حلم اور پرہیزگاری
کے ساتھ بولیں (گلتیوں $\frac{5}{22-23}$) ہم جو کلام زبان سے کہتے ہیں
وہ ہمارے لئے خوشخبری ہے۔
الفاظ ہماری شناخت کرواتے ہیں اب جو خاموش
ہمیں ~~نہیں~~ ~~سنتی~~ تہ بنتا اسکی ایک وجہ ہے۔ الفاظ زندگی بڑھاتے
ہیں۔ خدا اور ~~لوگوں~~ دوسروں کے نزدیک ہمارے الفاظ تعریف
کا موجب بن سکتے ہیں۔ (2-کرنتھیوں $\frac{8}{7}$) ~~ہمارے الفاظ ہمیں بھی~~
~~ناکارہ بنا سکتے ہیں~~ اسی طرح ہمارے الفاظ ہمارے
لئے ملامت ~~کے لائق~~ کا سبب ہو سکتے ہیں (ططس $\frac{2}{8}$) ان دونوں
باتوں میں جو فرق ہے وہ یہ ہے کہ ان میں بہتر ترسیل کا
طریقہ کار بہتر نہیں لیکن مسیح کی قدرت ہم پر چھائی ہوئی ہے
(2-کرنتھیوں $\frac{12}{9}$) اور ہم اسکی بادشاہی میں کلام کرتے ہیں
خدا ہمیں مناسب اور مفید گفتگو کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین